مہدویت: عامل وحدت

ڈاکٹر زاہد علی زاہدی*

خلاصہ

عالم اسلام بھی امام مہدیؑ کا انتظار کر رہا ہے۔ مسلمانوں کے احادیث کے تقریباً تمام مجامع میں اس حوالے سے نہ صرف احادیث بلکہ مستقل ابواب موجود ہیں۔ زیر نظر مضمون میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ تصور مہدویت کے حوالے سے شیعہ و سنی میں کن باتوں میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے:

ا۔ شیعہ و سنی کتابوں میں یہ جملہ مشترکہ طور پر ملتا ہے کہ "جس نے خروج مہدی کا انکار کیا اس نے کفر کیا اور جس نے نزول عیسیٰ کا انکار کیا اس نے کفر کیا اور جس نے خروج دجال کا انکار کیا اس نے بھی کفر کیا۔"

۲۔ امام مہدیؑ ایک خاص شخصیت ہیں نہ کہ ایک کردار۔ گویا اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت مہدیؑ رسول اکرم ﷺ کی نسل سے اور اولاد فاطمہؑ میں سے ہوں گے۔ لہٰذا مہدویت کے دعویداروں کو جانچنے کا ایک آسان نسخہ یہ ہے کہ آیا وہ اولاد علیؑ و فاطمہؑ میں سے ہیں یا نہیں؟

۳۔ امام مہدیؑ جب وہ ظہور فرمائیں گے تو پوری دنیا پر ایک عالمی اسلامی نظام نافذ کریں گے۔

۴۔ امام مہدیؑ کے بعض شمائل پر بھی اتفاق ہے۔ مثلاً حاکم نیشاپوری نے امام کی شکل و صورت کے بارے میں وہی بات لکھی ہے جو بحار الانوار میں ہے۔ شیعہ و سنی اس بات پر بھی اتفاق کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو امام مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۵۔ اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اگر دنیا کے خاتمہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے تو خداوند عالم اس کو طویل کر دے گا اور ایک ہی رات میں امام مہدیؑ کے لیے راہیں ہموار کر دے گا۔

۶۔ امام مہدیؑ جب ظہور فرمائیں گے تو وہ رکن والمقام کے درمیان لوگوں سے بیعت لیں گے۔

۷۔ بعض علائم ظہور میں بھی اتفاق پایا جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ امام مہدیؑ کے قیام سے قبل خراسان میں ایک ایسی اسلامی ریاست قائم ہو گی۔ امام مہدیؑ کے ظہور کے بعد جب خراسانی کا لشکر امام کی نصرت کے لیے نکلے گا تو اسی دوران شام میں سفیانی کا لشکر ظاہر ہو گا۔

۸۔ جب امام مہدیؑ کی عالمی حکومت قائم ہو گی تو دنیا میں اقتصادی خوشحالی ہو گی۔ ان نکات پر اتفاق کی روشنی میں عقیدہ مہدویت کو شیعہ سنی وحدت کا ایک اہم عامل شمار کرنا چاہیے۔

دنیا کے بیشتر مذاہب کے ماننے والے ایک ایسے نجات دہندہ کا انتظار کر رہے ہیں جو اس دنیا کو ظلم و جور سے پاک کر کے عدل و انصاف کا نظام نافذ کرنے والا ہے۔ اس انتظار میں یہودی و عیسائی مسیح کے منتظر ہیں تو ہندو کالکی اوتار کے انتظار میں ہیں، زرتشت کے ماننے والے سوشیانت کے منتظر ہیں تو عالم اسلام امام مہدیؑ کا انتظار کر رہا ہے۔ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں تصور مہدیؑ موجود ہے اور احادیث کے تقریباً تمام مجامع میں اس حوالے سے نہ صرف احادیث بلکہ مستقل ابواب موجود ہیں۔ مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کے علماء نے اپنے اپنے زمانے میں اس اہم موضوع پر کتابیں بھی لکھی ہیں اور اگر کسی نے کبھی اس نظریہ سے انکار کیا تو اس کے رد میں بھی مستقل کتابیں لکھی گئیں ہیں جیسے ابن خلدون کے رد میں کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مثلاً الوہم المکنون فی رد علی ابن خلدون وغیرہ۔ (1)

بعض سادہ لوح افراد کا خیال ہے کہ تصور مہدویت فقط شیعوں کا تصور ہے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر کچھ لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ چونکہ تاریخ میں شیعہ ہمیشہ سے مشکلات و مصائب کا شکار رہے ہیں لہٰذا ان کو مایوسی سے نکالنے کے لیے اس قسم کے نظریات کا سہارا لیا گیا ہے حالانکہ امام مہدیؑ کے حوالے سے بعض کتابیں وہ ہیں جو ان کی ولادت سے بھی پہلے لکھی گئیں۔ ایک عام تاثر یہ ہے کہ امام مہدیؑ کے حوالے سے شیعہ و سنی میں اختلاف فقط یہ ہے کہ شیعہ امام کی ولادت کے قائل ہیں کہ آپ ۱۵ شعبان المعظم ۲۵۵ ہجری کو امام حسن عسکریؑ کے گھر پیدا ہوئے جبکہ اہل سنت کا خیال ہے کہ آپ کی ولادت ابھی نہیں ہوئی ہے۔ یہ تو صحیح ہے کہ یہ ایک بنیادی اختلاف ضرور ہے لیکن ہر عقیدہ میں ہم صرف اختلافات پر نظر رکھیں تو اختلافات کی فہرست تیار ہو سکتی ہے اس کے برخلاف اگر ہم مشترکات پر نظر رکھیں تو اس سے اتحاد بین المسلمین کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ اس طرح

---

*۔ استاد علوم اسلامی، جامعہ کراچی

مہدویت ایک عامل وحدت بھی بن سکتا ہے۔ زیر نظر مضمون اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ تصور مہدویت کے حوالے سے شیعہ و سنی میں کن باتوں میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ خوش قسمتی سے اس کی فہرست بہت طویل ہے البتہ ان میں سے اہم نکات ہی کو زیر بحث لایا جائے گا۔

مہدی ایک شخصیت یا کردار؟

اس بات میں کوئی شیعہ و سنی اختلاف نہیں کہ امام مہدیؑ ایک خاص شخصیت ہیں نہ کہ ایک کردار۔ یہ صحیح ہے کہ لفظ مہدی ان کا نام نہیں ہے بلکہ ایک لقب ہے جس کا معنیٰ ہے ہدایت یافتہ اور ہر ہادی کے مہدی ہونا ضروری ہے یعنی دوسروں کی ہدایت کے لیے ہدایت یافتہ ہونا ضروری ہے لیکن جس مہدیؑ کی آمد کی پیشن گوئی احادیث میں آئی ہے وہ ایک شخصیت ہیں جو آل رسولؐ اور آل علیؑ و فاطمہؑ میں سے ہوں گے اور آخری زمانے میں آئیں گے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ہر دور میں ایسے انقلابی رہنما آتے رہتے ہیں جو ظلم و جور کا نظام ختم کرکے عدل و انصاف کا نظام رائج کرتے ہیں اور وہی مہدی ہوتے ہیں آخر زمانے میں کوئی مخصوص مہدی آئیں گے یہ بھی ممکن ہے تاہم ضروری نہیں کہ صرف ان ہی کا انتظار کیا جائے۔ مولانا مودودی کا نظریہ بھی اسی قسم کا ہے تاہم یہ ان کی ذاتی رائے ہے علماء اہل سنت اس کے قائل نہیں ہیں۔ (2) احادیث میں جس مہدیؑ کا تصور آیا ہے وہ ایک خاص شخصیت ہیں نہ کہ ایک عمومی کردار اس حوالے سے درج ذیل احادیث پر غور فرمائیے:

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللهُ فِي لَيْلَةٍ۔ (3)

یعنی: ''مہدیؑ ہم اہل بیت میں سے ہے اور خداوند عالم اس کے لیے راتوں رات حالات کو بہتر بنادے گا۔''

اسی کتاب میں جناب سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے:

كُنَّا عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ فَتَذَاكَرْنَا الْمَهْدِيَّ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ۔

یعنی: ''ہم جناب ام سلمہؓ کے ساتھ تھے کہ مہدی کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا ہے کہ مہدیؑ فاطمہؑ کی اولاد میں سے ہوں گے۔'' (4)

شیعہ علماء تو اس سلسلے میں ہمیشہ سے واضح موقف رکھتے ہیں خواہ وہ متقدمین ہوں یا متاخرین وہ ہمیشہ سے ایک ایسے مہدیؑ کا انتظار کر رہے ہیں جن کی ولادت ہو چکی ہے اور وہ غیبت میں ہیں۔ شہید باقر الصدر لکھتے ہیں:

یعنی: ''تصور مہدی بحیثیت ایک قائد و رہبر کہ جس کا انتظار کیا جارہا ہے تاکہ وہ اس دنیا کو ایک بہتر حالت میں تبدیل کردے ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا احادیث رسول اکرم ﷺ اور روایات ائمہ اہلبیتؑ میں اس کثرت سے ذکر ملتا ہے کہ اس میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔'' (5)

گویا اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ امام مہدیؑ رسول اکرم ﷺ کی نسل سے ہوں گے اور اولاد فاطمہؑ میں سے ہوں گے البتہ اہلسنت کے علماء کے درمیان اس بات پر اختلاف ضرور ہے کہ وہ امام حسنؑ کی اولاد سے ہوں گے یا امام حسینؑ کی تاہم شیعوں کے ہاں یہ مسلمہ امر ہے کہ وہ امام حسینؑ کی نویں پشت سے ہوں گے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ مختلف ادوار میں جن لوگوں نے مہدویت کا دعویٰ کیا اور اب بھی کرتے رہتے ہیں ان کو جانچنے کا ایک آسان نسخہ یہ بھی ہے کہ کیا وہ اولاد علیؑ و فاطمہؑ میں سے ہیں یا نہیں؟ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور گوہر شاہی جیسے لوگوں کے دعوے تو باطل ہو جاتے ہیں جو سادات میں سے نہیں ہیں پھر بھی وہ خود یا ان کے ماننے والے مہدویت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

احادیث مہدویت کا تواتر:

اس میں شک نہیں کہ امام مہدیؑ کے حوالے سے احادیث کی کتابوں میں ایک خزانہ پوشیدہ ہے جس پر مشتمل کتابیں لکھی جاچکی ہیں اور معجم اور موسوعہ تیار کیے جاچکے ہیں اس کے باوجود بعض لوگوں کو اس بات میں شک ہے کہ یہ حدیثیں صحیح ہیں یا نہیں اور شک کرنے والوں میں ابن خلدون جیسے لوگ بھی ہیں جن کو علم حدیث میں کوئی خاص مقام حاصل نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے یہ بتانا کافی ہوگا کہ تصور مہدیؑ کے حوالے سے آنے والی کثیر روایات کے بارے میں شیعہ و سنی علماء تواتر کے قائل ہیں۔ یعنی یہ احادیث اس کثرت کے ساتھ آئی ہیں کہ ہر دور میں اس کے کثیر اور معتبر راوی گذرے ہیں جس کے سبب ان پر شک نہیں کیا جاسکتا۔ اس بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

تواترت الاخبار بان المہدی من ہذہ الامہ و ان عیسی بن مریم سینزل و یصلی خلفہ۔ (6)

یعنی: "یہ بات تواتر کے ساتھ احادیث میں آئی ہے کہ اس امت میں ایک مہدیؑ ہوگا اور عیسی بن مریمؑ نازل ہوں گے تو ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔"

ابن حجر ہیثمی کہتے ہیں:

و الاحادیث التی جاء فیہا ذکر ظہور المہدی کثیرۃ متواترۃ۔ (7)

یعنی: "وہ احادیث جن میں ظہور مہدیؑ کا ذکر ہوا ہے وہ کثیر اور متواتر ہیں۔"

واضح رہے کہ اسلامی تعلیمات میں احادیث کا متواتر ہونا بڑی بات ہے کیونکہ احادیث کی تدوین و اشاعت کے جو مراحل رہے ہیں ان کی وجہ سے اکثر اسلامی موضوعات سے متعلق احادیث تواتر کی حد تک نہیں پہنچ پاتیں جس کی وجہ سے اختلافات جنم لیتے ہیں اور مختلف مکاتب فکر کے درمیان فکری و نظریاتی تصادم بھی سامنے آتا ہے۔

تصور مہدویت یا عقیدہ مہدویت؟

امام مہدیؑ کا انتظار کوئی عقیدہ ہے یا فقط ایک تصور؟ شیعوں کے ہاں امامت، توحید و نبوت کی طرح ایک عقیدہ ہے جس کے لیے دلائل کی ضرورت ہے پس امام مہدیؑ کا تصور بھی فقط ایک نظریہ نہیں ہے بلکہ ایک اسلامی عقیدہ ہے جس کی بنیاد قرآن و سنت اور عقل و منطق پر ہے۔ نیز شیعہ و سنی کتابوں میں یہ جملہ مشترکہ طور پر ملتا ہے کہ "من انکر خروج المہدی فقد کفر بما انزل علی محمد، و من انکر نزول عیسیٰ فقد کفر و من انکر خروج الدجال فقد کفر" یعنی: "جس نے خروج مہدی کا انکار کیا اس نے کفر کیا اور جس نے نزول عیسیٰ کا انکار کیا اس نے کفر کیا اور جس نے خروج دجال کا انکار کیا اس نے بھی کفر کیا" (8)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فقط شیعوں کا نظریہ نہیں ہے بلکہ علماء اہلسنت بھی اس کے قائل ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ شیخ ناصر الدین البانی نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے کہ امام مہدیؑ کا قیام ایک عقیدہ ہے اور اس کی بنیاد قرآنی تعلیمات پر ہے وہ کہتے ہیں:

ان عقیدۃ خروج المہدی ثابتۃ متواترۃ عنہ ﷺ یجب الایمان بہا: لآنہا من امور الغیب والایمان بہا صفات المتقین کما قال الم ذٰلك الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ان انکارھا لا یصدر الا من جاھل مکابر۔ أسأل اللہ تعالی أن یتوفانا علی الایمان بہا و بکل ما صح فی الکتاب و السنۃ۔ (9)

یعنی: "بے شک خروج مہدیؑ کا عقیدہ پیغمبر اکرم ﷺ سے ثابت شدہ اور متواتر ہے جس پر ایمان لانا واجب ہے کیونکہ یہ غیب کے امور میں سے ہے اور متقین کی صفات میں سے ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ: ال م یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، یہ ان متقین کے لیے ہدایت

ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس کا انکار کسی نے نہیں کیا مگر جاہل اور خود پسند نے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ایمان پر موت دے اور جو کچھ کتاب وسنت میں صحیح صحیح درج ہے، اس پر۔

کم و بیش یہی نظریہ دیگر علماء اہلسنت ہے۔ جہاں تک شیعوں کا تعلق ہے تو یہ بات اوپر بیان کی گئی ہے وہ تو اس کو اصول دین میں شمار کرتے ہیں۔ ایک روایت میں امام جعفر صادق۔ ''الم ذٰلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين الذين يومنون بالغيب ويقيمون الصلاة و مما رزقنٰهم ينفقون'' کی تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ متقین علی کے شیعہ ہیں اور غیب سے وہی حجت غائب ہیں یعنی مہدیؑ منتظر۔ (10)

سوال یہ ہے کہ جب شیعہ و سنی دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ امام مہدیؑ کے قیام پر عقیدہ رکھنا اسلام کا حصہ ہے تو پھر دونوں کے ہاتھوں اسی شدت کے ساتھ اس بات کا اہتمام ہونا چاہئے کہ اس ظہور پر نور کی تیاری کریں بلکہ اس میں سبقت کریں تاکہ عالم اسلام کی موجودہ مایوسی کی کیفیت ختم ہو اور ایک جدوجہد کا راستہ واضح ہو۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ عالم اسلام کے علماء و دانشور علمی مباحثہ و مقالے میں تو اس بارے میں دلائل دیتے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن عملی طور پر امام مہدیؑ کا نام تک ان کی زبان سے سننے کو نہیں ملتا نہ ہی اس کی کوئی تیاری نظر آتی ہے اسی لیے کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شیعہ عقیدہ ہے۔

عالمی حکومت کا قیام:

امام مہدیؑ کے حوالے سے جن نکات پر شیعہ و سنی کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے ان میں سے ایک ان کی عالمی حکومت کا قیام بھی ہے یعنی جب وہ ظہور فرمائیں گے تو کسی ایک خطہ کی اصلاح نہیں کریں گے بلکہ پوری دنیا پر ایک عالمی اسلامی نظام نافذ کریں گے اور ظلم وجور کی بیخ کنی کرکے عدل وانصاف کی بالادستی قائم فرمائیں گے۔ قرآن کریم میں ایک عالمی حکومت کا الٰہی وعدہ اور پیشن گوئی موجود ہے مثلاً کہا گیا ہے کہ:

هُوَالَّذِی أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔ (11)

یعنی: ''اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان باطلہ پر غالب کردے خواہ یہ بات مشرکوں کو کتنی ہی بری کیوں نہ لگے۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ۔ (12)

یعنی: ''اور ہم نے ذکر (تورات) کے بعد زبور میں بھی لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث تو میرے صالح بندے ہوں گے۔''

وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ (13)

یعنی: ''تم میں سے جو لوگ ایمان والے ہیں اور عمل صالح بجالاتے ہیں ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو روئے زمین پر اسی طرح خلافت عطا کرے گا جس طرح تم سے پہلے والوں کو عطا کیا تھا اور ضرور ان کے اس دین کو تمکنت عطا کرے گا جس کو اس نے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا پس وہ صرف میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور جو اس کے بعد بھی انکار کرے گا تو وہی فاسقوں میں سے ہوگا۔''

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ۔ (14)

یعنی: ''اور اللہ نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ وہ لوگ جو روئے زمین پر کمزور بنادیئے گئے ہیں ان کو قیادت عطا کرے اور انہی کو زمین کا وارث قرار دے۔''

درج بالا آیات ظاہر کررہی ہیں کہ اس دنیا کا موجودہ فاسق و فاجر والا نظام بالآخر ختم ہو جائے گا اور ایک عادلانہ نظام نافذ ہوگا۔ یہ عادلانہ نظام تاریخ کے مختلف ادوار میں دنیا کے بعض خطوں میں تو نافذ ہو چکا ہے لیکن پوری دنیا پر عادلانہ نظام کبھی نافذ نہیں ہوا۔ مثلاً عہد رسالت مآبؐ میں مکہ، مدینہ

اور اطراف میں اسلامی نظام نافذ ہوا، رسول اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد مسلمانوں کی سرزمین اور زیادہ وسیع ہو گئی اور ایران، روم، فلسطین سب مسلمانوں کی قلمرو میں شامل ہوگیا اور افریقہ تک اسلامی ریاست کی سرحدیں پہنچ گئیں تاہم پورا افریقہ کبھی مسلمانوں کے تسلط میں نہیں آیا۔ پورا یورپ کبھی مسلمانوں کے تسلط میں نہیں آیا۔ وسط ایشیا اور چین کبھی مسلمانوں کے زیر اثر نہیں آئے۔ آسٹریلیا میں تو کبھی مسلمانوں نے حکومت نہیں کی۔ الغرض پوری دنیا پر کبھی بھی اسلام کا نفاذ نہیں ہوا۔ کیا خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا یا نہیں؟ اس کا جواب وہ روایت ہے جو امام محمد باقر علیہ السلام سے آئی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ :

وقال أبو جعفر (علیه السلام) ان ذلك یکون عند خروج المهدی من آل محمد فلا یبقی أحد الا أقر بمحمد۔ (15)

یعنی: "یہ اس وقت ہوگا جب مہدیؑ آل محمد قیام کریں گے اس وقت کوئی ایسا نہیں بچے گا جو محمدؐ کی نبوت کا اقرار نہ کرے۔"

اہلسنت کے مآخذ میں بھی اس قسم کی بیسیوں روایات ہیں جن میں سے چند بطور نمونہ پیش کی جارہی ہیں۔ مسند امام احمد میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلّی اللّٰه علیه و آله و سلّم لَنْ تَنْقَضِی اْلاَیّامُ وَاللّیالِی حَتّی یَبْعَثَ اللّٰهُ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ بَیْتِی یُواطِءُ اِسْمُهُ اِسْمِی یَمْلأُها قِسْطاً وَعَدْلاً کَما مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً۔ (16)

یعنی: "یہ دن و رات ہر گز تمام نہیں ہوں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص کو نہ بھیج دے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جو اس دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔"

ایک دوسری روایت میں اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ :

قالَ رَسُولُ اللّٰه صلّی اللّٰه علیه و آله و سلّم لَوْلَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیا اِلاّ یَوْمٌ واحِدٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْیَوْمَ حَتّی یَبْعَثَ فِیهِ رَجُلاً مِنْ وِلْدِی یُواطِءُ اِسْمُهُ اِسْمِی یَمْلأُها عَدْلاً وَقِسْطاً کَما مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً۔ (17)

یعنی: "اگر دنیا کا ایک دن بھی بچ جائے تو خداوند عالم اس کو اس قدر طویل کر دے گا کہ میرے فرزندوں میں سے ایک شخص اٹھے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور وہ اس دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔"

یہ احادیث جو شیعہ و سنی کے درمیان مشترکہ ہیں یہ ظاہر کر رہی ہیں کہ آخر زمان میں جو امام مہدیؑ تشریف لائیں وہی درج بالا آیات کے حقیقی مصداق ہوں گے اور ان کی حکومت عالمی ہوگی جس میں اسلام کو غلبہ ہوگا، مستضعفین کو امن و خوشحالی نصیب ہوگی اور صالحین کے ہاتھوں میں اقتدار ہوگا جس کے سبب معاشرے میں ہر طرف نیکی ہی نیکی ہوگی۔ یہ وہ آئیڈیل دور ہوگا جس کی پیشن گوئی اللہ کی کتاب میں آئی ہے تاہم اب تک پوری نہیں ہوئی ہے۔ پس اسی آئیڈیل دور کا انتظار تمام مسلمان کر رہے ہیں۔

مہدی اہل بیت رسول ﷺ

اس بات میں بھی شیعہ و سنی متفق ہیں مہدیؑ اہل بیت رسولؐ میں سے ہوں گے لہٰذا اسی بنیاد پر ابن خلدون کے اس معروف قول کو علماء اہلسنت نے بھی رد کیا ہے جو دراصل ایک روایت میں آیا ہے کہ " لا مہدی الا عیسیٰ " یعنی: " سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اور مہدی نہیں ہے" اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ امام مہدیؑ اولاد پیغمبر ﷺ بلکہ اولاد علیؑ و فاطمہؑ ہوں گے اور ترمذی اور دیگر کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے کہ :

یلی رجل من أهل بیتی یواطی اسمه اسمی۔ (18)

اسی قسم کی روایت سنن ابن ماجہ میں بھی ہے:

روی سعید بن مسیب قال: کنا عند أم سلمة فتذا کرنا المهدی فقالت: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: المھدی من عترتی من ولد فاطمه۔ (19)

شیعوں کے نزدیک تو یہ بات واضح ہے کہ امام مہدیؑ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں جو گیارہویں امام اور اولاد پیغمبر، اولاد علیؑ و فاطمہؑ اور اولاد امام حسینؑ ہیں۔ بحار الانوار کی روایت میں ہے: المھدی رجل من ولد فاطمه۔ (20)

علماء اہلسنت کے درمیان اس بات میں معمولی سا اختلاف ہے کہ امام مہدیؑ اولاد امام حسنؑ میں سے ہیں یا اولاد امام حسینؑ میں سے دونوں طرح کی روایتیں ملتی ہیں لیکن ہمارا موضوع چونکہ مشترکہ نکات بیان کرنا ہے اس لیے ہم بحث میں نہیں پڑ رہے ہیں۔ تاہم یہ بات ہم اوپر بھی کر آئے ہیں کہ اس سے ان لوگوں کی مہدویت کا بطلان ثابت ہو جاتا ہے جو آل رسولؐ نہیں۔

شمائل مہدی کے مشترکات:

امام مہدیؑ کے بعض شمائل کے حوالے سے بھی اتفاق پایا جاتا ہے مثلاً حاکم نیشاپوری نے امام کی شکل و صورت کے بارے میں وہی بات لکھی ہے جو بحار الانوار میں ہے:

المھدی منی أجلی الجبهة، أقنی الأنف یملأ الأرض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا۔ (21)

یعنی: ''مہدیؑ ہم میں سے ہے جن کی پیشانی چوڑی اور ناک بلند ہے وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔''

یہ ایک اہم روایت ہے کیونکہ ہم اوپر یہ بات کہہ کر آئے ہیں کہ مہدی کسی کردار کا نہیں بلکہ ایک شخصیت کا نام ہے اگر یہ کردار کا نام ہوتا تو ان کی شکل و صورت کو اللہ کے رسولؐ اس طرح بتا کر نہ جاتے نیز شیعہ و سنی کتابوں میں اس قسم کی مشترکہ روایات کی موجودگی ظاہر کرتی ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے امت کو پہلے سے یہ بتادیا ہے کہ جب امام مہدیؑ ظاہر ہوں تو ان کے شمائل کو دیکھ کر بھی امت ان کی شناخت کر سکتی ہے۔ یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح گذشتہ انبیاء علیہم السلام آنے والے نبی کی شناخت بتا کر جایا کرتے تھے تاکہ امت کو شناخت میں دشواری نہ ہو۔

دو قدم آگے رسالت سے امامت ہو گی:

جب ہم شیعہ و سنی اتفاق کی بات کرتے ہیں تو یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ یہ بات بھی مشترکہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو امام مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اس سلسلے کی روایت صحیح مسلم میں بھی ہے البتہ امام مہدیؑ کے نام کے بغیر ہے:

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ۔ (22)

یعنی: ''جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے حق کی خاطر جہاد کرنے والے ہر گز ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور یہ بھی فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور اس امت کے امیر کہیں گے کہ آگے بڑھیے اور نماز پڑھائیے لیکن وہ کہیں گے کہ نہیں کیونکہ اس امت کے بعض لوگوں کو بعض لوگوں پر امیر قرار دیا گیا ہے اور ان کی عزت بڑھائی گئی ہے۔''

اس قسم کی کئی روایات شیعہ کتابوں میں ملتی ہیں مثلاً بحار الانوار میں ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

یابا بصیر هو الخامس من ولد ابنی موسی ذلك ابن سیدة الاماء یغیب غیبة یرتاب فیها المبطلون ثم یظهره الله عزوجل فیفتح علی یدیه مشارق الارض ومغاربها وینزل روح الله عیسی بن مریم علیه السلام فیصلی خلفه وتشرق الارض بنور ربها۔ (23)

یعنی: "اے ابوبصیر میرے فرزند موسیٰ کی پانچویں پشت میں وہ سید و سردار ہوگا جس کی غیبت پر لوگ شک میں پڑ جائیں گے۔ پھر اللہ ان کو ظاہر کرے گا اور ان کے ہاتھوں پر مشرق و مغرب میں فتح دے گا اور اسی دوران روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور اس طرح زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔"

اس موضوع پر صحیح بخاری میں بھی ایک روایت موجود ہے اور وہاں بھی لفظ مہدی موجود نہیں ہے فقط لفظ امیر لکھا ہوا ہے تاہم یہ بات دیگر احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام امام مہدیؑ سے ملاقات کریں گے اور یہ واقعہ اسی وقت پیش آئے گا اور امام مہدیؑ ہی اس وقت امت کے امیر ہوں گے۔اس بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول ہم اوپر نقل کر چکے ہیں اس کو دوبارہ نقل کر دیتے ہیں:

تواترت الاخبار بان المهدی من هذه الامه و ان عيسى بن مريم سينزل و يصلی خلفه (24)

یعنی: "یہ بات تواتر کے ساتھ احادیث میں آئی ہے کہ اس امت میں ایک مہدیؑ ہوگا اور عیسی بن مریم نازل ہوں گے تو ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔"

راتوں رات امام مہدی کے لیے راہیں ہموار ہوں گی:

ایسی کئی روایتیں شیعہ و سنی کتابوں میں ہیں جن میں یہ مشترکہ بات لکھی ہوئی کہ اگر دنیا کے خاتمہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے تو خداوند عالم اس کو طویل کر دے گا اور ایک ہی رات میں امام مہدیؑ کے لیے راہیں ہموار کر دے گا۔ اس ایک رات کا مطلب کیا ہے؟ اس بارے میں مختلف آراء ہیں تاہم یہ محاورہ بہت سی احادیث میں آیا ہے مثلاً:

مسند احمد بن حنبل میں یہ حدیث ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

المهدی منا اهل البيت يصلحه الله في ليلة۔ (25)

یعنی: "مہدیؑ ہم اہل بیتؑ میں سے ہے اللہ اس کی خاطر ایک ہی رات میں تمام معاملات درست کر دے گا۔"

اسی مفہوم کی روایت شیخ صدوق نے کمال الدین میں لکھی ہے کہ امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

المهدی منا اهل البيت يصلحه الله في ليلة۔ (26)

یعنی: "مہدیؑ ہم اہل بیتؑ میں سے ہے اللہ اس کی خاطر ایک ہی رات میں تمام معاملات درست کر دے گا۔"

ایک رات کا محاورہ شاید اس طرف اشارہ ہے کہ امام مہدیؑ کی آمد، ان کا ظالمانہ نظام کے خلاف قیام، عادلانہ نظام کا نفاذ اور مظلوم اور مستضعف لوگوں کی بالادستی ایسا امر ہے کہ جو خداوند عالم کے نزدیک نہایت ضروری ہے اور اس دنیا کے خاتمہ سے قبل اس نظام کا نفاذ اس قدر اہم ہے کہ اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی رہے تو خداوند عالم اس کام کو ضرور کرے گا اور عدل و انصاف کی بالادستی سے پہلے دنیا کا ختم کرنا مصلحت خداوندی کے خلاف ہے۔ایک مرتبہ پھر اس نکتہ کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے کہ شیعہ و سنی کے نزدیک اس مشترکہ حدیث سے اس عالمی انقلاب کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔

رکن والمقام پر بیعت:

شیعہ و سنی محدثین اس بات پر متفق ہیں امام مہدیؑ جب ظہور فرمائیں گے تو وہ رکن والمقام کے درمیان لوگوں سے بیعت لیں گے۔ رکن سے مراد رکن یمانی اور مقام سے مراد مقام ابراہیمؑ ہے جو کہ خانہ کعبہ میں بھی قابل قدر مقامات ہیں۔اس حوالے سے مستدرک حاکم کی روایت جناب ام سلمہؓ سے آئی ہے جس میں رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

عن أم سلمة رضي الله عنها، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «يبايع لرجل من أمتي بين الركن والمقام، كعدة أهل بدر۔ (27)

یعنی: " جناب ام سلمہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگ رکن والمقام کے درمیان بیعت کر رہے ہوں گے جن کی تعداد اہل بدر کے برابر ہو گی۔"

مقدسی شافعی اپنے سند سے حذیفہ یمانی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے امام مہدیؑ کے بارے میں فرمایا :

یبایع له الناس بین الرکن والمقام، یرد الله به الدین ویفتح له فتوح، فلا یبقی علی وجه الأرض الا من یقول: لا اله الا الله۔ (28)

یعنی: " لوگ ان کی بیعت رکن والمقام کے درمیان کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دین کو واپس پلٹائے گا اور ان کو ہر طرح کی کامیابی عطا فرمائے گا اور اس روئے زمین پر کوئی ایسا باقی نہیں بچے گا جو لاالٰہ الااللہ نہ کہے۔"

یہ تو تھے سنی کتابوں کے حوالے اب یہی مفہوم ایک معروف شیعہ کتب میں دیکھئے۔ غیبت نعمانی میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

والله یا بنی هلال مهدی هٰذه الامة الذی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلماً وجوراً والله انی لأعرف جمیع من یبایعه بین الرکن والمقام واعرف اسماء الجمیع وقبائلهم۔ (29)

یعنی: " قسم بخدا اے بنی ہلال، اس امت کا مہدیؑ وہ ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جس طرح کہ یہ ظلم وجور سے بھری ہو گی۔ قسم بخدا میں ان سب کو جانتا ہوں جو رکن ومقام کے درمیان ان کی بیعت کریں گے اور ان کے ناموں سے بھی واقف ہوں اور ان کے قبائل سے بھی۔"

طبرانی اور سنن ابو داؤد میں بھی اس مفہوم کی احادیث موجود ہیں۔

مشترکہ علائم ظہور:

امام مہدیؑ کے ظہور کے حوالے سے علامات بھی نہایت اہم ہیں۔ اکثر کتب احادیث میں دو طرح کی علامات ملتی ہیں ایک علائم قیامت اور ایک علائم ظہور مہدیؑ۔ بعض اوقات ان میں گڈمڈ بھی کر دیا جاتا ہے کیونکہ دونوں میں جو چیز مشترکہ نظر آتی ہے وہ زمانے کی فتنہ پردازیاں ہیں اسی لیے اس قسم کی روایات کتاب الفتن میں زیادہ نظر آتی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بعض ظہور کی علامات میں بھی شیعہ و سنی میں اتفاق پایا جاتا ہے خصوصاً حتمی علامات کے بارے میں دونوں مکاتب فکر کی کتابوں میں احادیث وروایات موجود ہیں جیسے :

الف: قیام قائم سے قبل ایک اسلامی ریاست کا قیام:

بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ قیام قائم سے قبل خراسان میں ایک ایسی اسلامی ریاست قائم ہو گی جس کا مقصد امام کے ظہور کے لیے راہیں ہموار کرنا ہوگا۔ جو مشرق کی طرف سے سیاہ پرچم کے ساتھ حضرت کی مدد کے لیے آئیں گے۔ احادیث میں کثرت سے اس کی طرف اشارہ ہے اور اس کا ساتھ دینے کے لیے تاکید کی گئی ہے۔ مثلاً ابن ماجہ میں رسول اکرمؐ کا یہ قول ہے کہ :

یخرج قوم من المشرق یوطئون للمهدی سلطانه

یعنی :" مشرق کی جانب سے ایک قوم نکلے گی جو مہدی کی مدد کرے گی تاکہ وہ حکومت حاصل کر سکیں۔" (30)

مسند احمد بن حنبل میں ہے: ثوبان نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

اذا رأیتم الرایات السود قد أقبلت من خراسان فأتوها ولو حبوا علی الثلج۔ (31)

یعنی: "جب تم دیکھو کہ خراسان کی طرف سے سیاہ پرچم حرکت کر رہا ہے تو اس کا ساتھ دو خواہ تمہیں برف پر گھسٹ کر ہی کیوں نہ آنا پڑے۔"

ایسی حدیثیں شیعہ کتب میں مثلاً بحار الانوار میں بھی ہیں جیسے :

یخرج ناس من المشرق، فیوطئون للمهدی۔ (32)

یعنی: " مشرق کی جانب ایک گروہ قیام کرے گا جو مہدی کو حکومت عطا کرنے میں مدد کرے گا۔"

ایک دوسری حدیث میں بحار الانوار میں آیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

عن ثوبان أنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: اذا رأيتم الرايات السود قد أقبلت من خراسان فائتوها ولوحبوا على الثلج فان فيها خليفة الله المهدی۔ (33)

یعنی: "ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ پرچم دیکھو تو اس کی طرف آجاؤ چاہے برف پر گھسٹ کر ہی کیوں نہ آنا پڑے کیونکہ ان کے ساتھ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔"

ب: سفیانی کے لشکر کی تباہی:

امام مہدیؑ کے ظہور کے بعد جب خراسانی کا لشکر امام کی نصرت کے لیے نکلے گا تو اسی دوران شام میں سفیانی کا لشکر ظاہر ہوگا جس شام اور عراق میں تباہی مچائے گا۔ بعد ازاں جب یہ لشکر مکہ کی طرف روانہ ہوگا تو وہ مقام بیداء میں زمین میں دھنس جائے گا اور اس طرح تباہ ہو جائے گا۔ لشکر سفیانی کا زمین بیداء میں دھنسنا شیعہ و سنی دونوں کتابوں میں موجود ہے مثلاً صحیح مسلم کی کتاب الفتن میں ایک باب ہے باب الخسف بالجیش (لشکر کا زمین میں دھنسنا) جس کی پہلی حدیث میں ہے جب جناب ام سلمہؓ سے پوچھا گیا کہ وہ کون سا لشکر ہے جو زمین میں دھنس جائے گا تو انہوں نے حضورؐ کا قول نقل کیا:

يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ۔ (34)

یعنی: "پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدیؑ ہیں) اس کی طرف لشکر بھیجا جاوے گا۔ وہ جب ایک میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جاویں گے۔"

اس حدیث میں سفیانی کا نام نہیں ہے لیکن مستدرک حاکم میں جو حدیث ہے اس میں واضح طور پر سفیانی کا نام دیکھا جاسکتا ہے:

عن أبي هريرة رضى الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يخرج رجل يقال له: السفياني في عمق دمشق، وعامة من يتبعه من كلب، فيقتل حتى يبقر بطون النساء، ويقتل الصبيان، فتجمع لهم قيس فيقتلها حتى لا يمنع ذنب تلعة، ويخرج رجل من أهل بيتي في الحرة فيبلغ السفياني، فيبعث اليه جندا من جنده فيهزمهم، فيسير اليه السفياني بمن معه حتى اذا صار ببيداء من الأرض خسف بهم، فلا ينجو منهم الا المخبر عنهم" "هذا حديث صحيح الاسناد على شرط الشيخين، ولم يخرجاه"۔ (35)

شیعہ کتب میں بھی اس قسم کی روایات بہت زیادہ پائی جاتی ہیں مثلاً:

اذا أقبلت رايات من قبل خراسان وتطوى المنازل طياحثيثا، ومعهم نفر من أصحاب القائم، ثم يخرج رجل من موالي أهل الكوفة في ضعفاء فيقتله أمير جيش السفياني بين الحيرة والكوفة، ويبعث السفياني بعثا الى المدينة فينفر المهدي منها الى مكة، فيبلغ أمير جيش السفياني أن المهدي قد خرج الى مكة، فيبعث جيشا على أثره، فلا يدركه حتى يدخل مكة خائفا يترقب على سنة موسى بن عمران عليه السلام۔ قال: فينزل أمير جيش السفياني البيداء، فينادي مناد من السماء "يا بيداء أبيدي القوم" فيخسف بهم فلا يفلت منهم الا ثلاثة نفر يحول الله وجوههم الى أقفيتهم وهم من كلب۔ (36)

درج بالا احادیث اس بات کا اشارہ دے رہی ہیں کہ ایک لشکر خراسانی کا ہوگا اور ایک سفیانی کا۔ ایک امام مہدیؑ کے یاور و انصار کا ہوگا اور ایک ان کے خلاف برسرپیکار۔ ان دونوں کا مقابلہ نہیں ہوسکے گا کیونکہ مقابلے سے پہلے ہی سفیانی کا لشکر تباہ ہو جائے گا۔ البتہ سفیانی کا لشکر اس تباہی سے قبل شام

اور عراق میں کافی تباہی مچا چکا ہوگا یہاں تک کہ خواتین اور بچوں کو قتل کر چکا ہوگا اور پھر وہ امام مہدیؑ کے لشکر سے مقابلہ کرنے کے لیے نکلے گا جب وہ مدینہ پہنچے گا تو پتہ چلے گا کہ امام مکہ میں ہیں پھر وہ مکہ کی طرف جائے گا لیکن مقام بیدا پر زمین میں دھنس جائے گا۔

حکومت مہدی کی کیفیت:

تمام تر کوششوں کے بعد جب ایک عادلانہ، عالمی، اسلامی حکومت قائم ہوگی اور صالحین کے ہاتھوں میں اقتدار آجائے گا تو پھر ہر طرح کی مادی و معنوی خوشحالی بھی ہوگی۔ اس بات میں بھی شیعہ و سنی کے درمیان اتفاق ہے کہ جب امام مہدیؑ کی عالمی حکومت قائم ہوگی تو دنیا میں اقتصادی خوشحالی ہوگی۔
اس سلسلے میں وہ روایت قابل ذکر ہے جس کو بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ اور ابو سعید خدری سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنْ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ۔ (37)
یعنی: ”رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسا زمانہ لوگوں پر ضرور آئے گا کہ لوگ سونا صدقہ کے طور پر لے کر پھر رہے ہوں گے لیکن کوئی مستحق لینے والا نہیں ملے گا۔“
اس قسم کی ایک روایت بخاری میں بھی ہے: مسلم نے یہ بھی لکھا ہے:
قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ صلی اللہ علیہ وسلم حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔ (38)
یعنی: ”فرمایا رسول اکرم نے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کی قسم ابن مریم کے تمہارے درمیان نازل ہونے میں کوئی شک نہیں، اس دور میں انصاف پر مبنی فیصلے ہونگے، صلیب توڑ دیے جائیں گے، خنزیر کو قتل کردیا جائے گا اور جزیہ اٹھا لیا جائے گا اور اس قدر مال عطا کیا جائے گا کہ کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔“
بحار الانوار میں ہے:
عن أبي سعيد قال قال: رسول الله صلى الله عليه وآله: يكون المهدي في امتي، فان قصر عمره فسبع والا فثمان أو تسع، تتنعم امتي في زمانه تنعما لم يتنعم مثله قط، البر منهم والفاجر "يرسل السماء عليهم مدرارا" ولا تحبس الارض شيئا من نباتها، ويكون المال كدوسا۔ (39)
یعنی: ” ابو سعید سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی میری امت میں ہوگا جب عمریں ستر، اسی یا نوے سال ہوں گی، اس دور میں میری امت پر ایسی نعمتیں نازل ہوں گی جو اس سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوئیں جن سے ہر شخص مستفید ہوسکے گا۔ آسمان سے مسلسل بارش ہوگی (یعنی قحط سالی نہیں ہوگی) زمین کسی درخت کو چھپائے گی نہیں اور لوگوں کو بھر بھر کے مال ملے گا۔“
یہ سب نعمتیں یقینا اس عادلانہ الٰہی نظام کے نفاذ کی برکتیں ہوں گی کیونکہ اس کی سرپرستی امام مہدیؑ کے ہاتھوں میں ہوگی اور صالحین کے ہاتھوں میں اقتدار ہوگا۔ حکومت عالمی ہوگی لہٰذا سرحدی تنازعات اور ان کی خاطر بے تحاشہ اخراجات نہیں ہوں گے۔ انسان کی تمام تر صلاحتیں فقط انسانیت کی فلاح کے لیے استعمال ہوں گی جبکہ آج بہترین انسانی صلاحیتیں تباہی پھیلانے والے آلات، اوزار اور ہتھیار بنانے میں استعمال ہو رہی ہیں۔ وسائل پر چند لوگوں کا قبضہ ختم ہو جائے گا تو خود بخود غربت، جہالت، بیماری اور بیروزگاری کا خاتمہ ہو جائے گا۔ حدود اللہ کا نفاذ ہوگا تو مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا اس طرح معاشرے سے جرائم کا خاتمہ ہوگا۔ ان تمام باتوں میں شیعہ و سنی میں کوئی اختلاف نہیں ہے پس ان باتوں کو زیادہ سے زیادہ عام کرنا چاہیے تاکہ مسلمانوں کے تمام فرقے مل کر اس ظہور پرنور کا انتظار کریں اور اس کے لیے راہیں ہموار کریں۔
اب جبکہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ امام مہدیؑ کی آمد کے حوالے سے بہت بنیادی قسم کے تصورات میں شیعہ وہ سنی کے درمیان کوئی فرق نہیں تو عقیدہ مہدویت کو شیعہ عقیدہ نہیں سمجھنا چاہیے اور نہ ہی اس کا انتظار صرف شیعوں کو کرنا چاہیے۔ جہاں تک اختلافی امور کا تعلق ہے تو بنیادی

اختلافی بات امام کی ولادت ہے۔ دیگر اختلافات کا تعلق بھی اسی مسئلہ سے مربوط ہے مثلاً ان کی غیبت کی کیفیت اور طول عمر وغیرہ کا مسئلہ لیکن کیا امام کی ولادت کو صرف شیعہ مؤلفین نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے یا علماء اہلسنت نے بھی امام حسن عسکریؑ کے ہاں ایک فرزند کی ولادت کو نقل کیا ہے۔ یہ خود ایک موضوع ہے جو فی الوقت ہمارا موضوع نہیں ہے تاہم اس پر بھی کافی کام ہوا ہے استاد علی اصغر رضوانی نے شیعہ شناسی میں چالیس ایسے علماء اہلسنت کے اقوال کو جمع کیا ہے جنہوں نے امام کی ولادت کو نقل کیا ہے۔ (40) اگر اس طرح دیکھیں تو اس میں کوئی علماء اہلسنت کا اجماع نہیں ہے کہ امام کی ولادت نہیں ہوئی راہم معروف نظریہ یہی ہے۔

*****

حوالہ جات

1۔ الوھم المکنون فی الرد علی ابن خلدون، ابوالعباس بن عبدالمومن المغربی کی وہ کتاب ہے جو ابن خلدون کے اس نظریہ کے خلاف لکھی گئی ہے کہ لا مہدی الا عیسیٰ۔

2۔ مولانا مودودی نے اپنی کتاب تجدید واحیاء دین میں اسی نظریہ کو بیان کیا ہے۔

3۔ سنن ابن ماجہ حدیث ۴۰۷۵، مکتبۃ الشاملۃ

4۔ ایضاً حدیث ۴۰۷۶

5۔ شہید باقر الصدر، بحث حول المہدی، تحقیق دکتر عبدالجبار شرارۃ، ص ۶۳ ۔ ۶۴

6۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری، ابن حجر عسقلانی، دار المعرفۃ، بیروت، ج ۶، ص ۴۹۴، حدیث ۵ ۶ ۲ ۳

7۔ الصواعق المحرقۃ، ابن حجر الہیثمی، بحوالہ شیعہ شناسی، علی اصغر رضوانی، نشر مشعر، قم، ج ۲، ص ۲۰۳

8۔ فرائد السمطین ج ۲، ص ۲۳۴، باب ۶۱، الحاوی للفتاوی ج ۲، ص ۸۳، عقد الدرر ص ۱۵۷

9۔ مجلّہ التمدن الاسلامی، ج ۲۲، ص ۶۴۳، دمشق

10۔ کمال الدین ج ۲، ص ۳۴

11۔ سورہ توبہ ۳۳

12۔ سورہ انبیاء ۱۰۵

13۔ سورہ نور ۵۵

14۔ سورہ قصص ۴

15۔ علامہ طبرسی، تفسیر مجمع البیان، تفسیر آیت ۳۳ سورہ توبہ

16۔ مسند امام احمد بن حنبل، ج ۳ ص ۱۷

17۔ مستدرک حاکم، ج ۴، در آخر کتاب: الفتن والملاحم، ص ۵۵۷

18۔ جامع ترمذی ج ۴، ص ۵۰۵، مسند احمد ج ۱، ص ۳۷۶

19۔ سنن ابن ماجہ ج ۲، حدیث ۴۰۸۶

20۔ بحار الانوار ج ۵۱، ص ۴۳، حدیث ۳۲

21۔ مستدرک حاکم ج ۴، س ۵۵۷، سنن ابی داؤد ج ۴، ص ۲۰۶، بحار الانوار ج ۵۱، ص ۹۰، حدیث ۳۹

22۔ صحیح مسلم حدیث ۵۲۲

23۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۱۴۶

24۔ فتح الباری ج ۵، ص ۳۶۲

25۔ مسند احمد بن حنبل ج ۱، ص ۸۴، سنن ابن ماجہ ج ۲، ص ۱۳۶۷، باب ۳۴، حدیث ۴۰۸۵

26ـ کمال الدین ج ۱، ص ۵۲، حدیث ۱۵

27ـ مستدرک حاکم جز ۱۹، ص ۲۰۵

28ـ عقد الدرر ص ۲۲۲، باب ۹، فرائد الفکر ص ۹، باب ۴

29ـ غیبت نعمانی ص ۸۱، باب ۴، حدیث ۱۰

30ـ سنن ابن ماجہ ج ۲، حدیث ۴۰۸۸، کنزل العمال ج ۱۴، حدیث ۳۸۶۵۷

31ـ مسند احمد ج ۵، ص ۲۷۷، مستدرک حاکم ج ۴، ص ۵۰۲

32ـ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۸۷، باب ۱، حدیث ۳۱

33ـ ایضاً، ج ۵۱، ص ۸۲ تا ۸۳

34ـ مسلم ج ۶، ص ۴۱۷، مترجم علامہ وحید الزمان، نعمانی کتب خانہ، لاہور (قوسین میں امام مہدیؑ مترجم نے لکھا ہے)

35ـ مستدرک حاکم ج ۱۹، ص ۴۹۰

36ـ معجم احادیث امام مہدی، ج ۳، ص ۱] [موسوعہ الامام المہدی، محمد الصدر، ج ۱۵، ص ۱۰

37ـ صحیح مسلم ج ۴، ص ۲۲۳۴، باب ۱۸، حدیث ۲۹۱۳ اور بخاری ج ۳، ص ۴۲۶، حدیث ۱۴۱۴

38ـ ایضاً، ج ۱، ص ۹۳، حدیث ۴۰۶

39ـ بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۳۶۹

40ـ علی اصغر رضوانی، شیعہ شناسی، ج ۲، ص ۲۳۱، نشر مشعر، قم